احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 16 جون 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 16 جون 2012ء 25 رجب 1433 ہجری 16 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 140

مایوس نہ ہو

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالک ارض و سما کے سامنے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اوران صفات پر ایمان لاتا ہے، تو خواہ مخواہ روح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔

غرض اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا۔ اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہوسکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ (۔) خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر (۔) ناز کرنا چاہئے۔ ....

پھر دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے؛ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 206)

جلسہ سالانہ امریکہ 2012ء

حضور انور کے خطبات جمعہ وخطابات

اور جلسہ کے دیگر پروگرام

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے جلسہ سالانہ امریکہ 29 جون تا یکم جولائی 2012ء پنسلوانیا فارم شو کمپلیکس میں منعقد ہورہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ اور خطابات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں Live نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(6 جون 2012ء کے الفضل میں خطبہ کا ٹائم 11 بجے لکھا گیا تھا۔ یہ درست نہیں۔ خطبہ کیلئے نشریات 9:45 بجے رات شروع ہوں گی۔)

خطبہ جمعہ: مورخہ **22 جون** کے خطبہ جمعہ کیلئے (بیت الرحمٰن سلور سپرنگ سے) نشریات **9:45** سے **11:15** بجے رات ہوں گی۔

پہلا دن 29 جون

پرچم کشائی 9:45 رات

خطبہ جمعہ 10 بجے رات

اجلاس اول زیر صدارت امیر صاحب امریکہ،

تقاریر **1:30am تا 3:30am**

29 جون کو 9:45 رات تا 3:30 بجے صبح

بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

دوسرا دن 30 جون

تلاوت، نظم اور تقاریر

7:00pm تا 8:30pm

مستورات سے حضور انور کا خطاب

10:30pm تا 8:45pm

باقی صفحہ 8 پر

مشعل راہ

ظاہری وباطنی صفائی کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ہر ایک پلیدی سے جدا رہ۔ یہ احکام اسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظان صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے۔ کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کرکے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو اور خلال کرو اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ۔ اور بدبوؤں سے دور رہو اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانے میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا۔ وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کی رو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رُو سے بھی ان کی صحت خطرے میں تھی۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا ان پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظان صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا کہ (۔) یعنی بے شک کھاؤ پیو، مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔ افسوس پادری اس بات کو نہیں جانتے کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجے پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے، ان میں سے مردار کی بو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے۔ اور ان کا زہریلا اثر معدے پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خود غور کرکے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ وریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسی بدبو آتی ہے جیسے چوہا مرا ہوا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ رکھو، نہ خلال کرو، نہ کبھی غسل کرکے بدن پر سے میل اتارو اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے۔ ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بدنتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے اور با چند روز دکھ اٹھا کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترک قواعد حفظان صحت سے اوروں کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ اور آخر ان ناپاکیوں کا ذخیرہ جس کو ہم اپنے ہاتھ سے اکٹھا کرتے ہیں وبا کی صورت میں مشتعل ہو کر تمام ملک کو کھاتا ہے۔ اور اس تمام مصیبت کا موجب ہم ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعایت نہیں رکھتے۔ پس دیکھو کہ قرآنی اصولوں کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کرکے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں۔ اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے اور عفونتوں کو اپنے گھروں اور کوچوں اور کپڑوں اور منہ سے دور نہیں کرتے ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوع انسان کے لئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اور کیسی یک دفعہ وبائیں پھوٹتی اور موتیں پیدا ہوتی ہیں اور شور قیامت برپا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ لوگ مرض کی دہشت سے اپنے گھروں اور مال اور املاک اور تمام اس جائیداد سے جو جانکاہی سے اکٹھی کی تھیں دستبردار ہو کر دوسرے ملکوں کی طرف دوڑتے ہیں اور مائیں بچوں سے اور بچے ماؤں سے جدا کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ مصیبت جہنم کی آگ سے کچھ کم ہے۔ ڈاکٹروں سے پوچھو اور طبیبوں سے دریافت کرو کہ کیا ایسی لاپرواہی جو جسمانی طہارت کی نسبت عمل میں لائی جائے وبا کے لئے عین موزوں اور موید ہے یا نہیں؟ پس قرآن نے کیا برا کیا کہ پہلے جسموں اور گھروں اور کپڑوں کی صفائی پر زور دے کر انسانوں کو اس جہنم سے بچانا چاہا جو اسی دنیا میں یک دفعہ فالج کی طرح گرتا اور عدم تک پہنچاتا ہے"۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332)

سیدنا حضرت مصلح موعود کا عارفانہ تجزیہ

نشوں میں مبتلاء ہونے کی وجہ اعتداء اور اِثم ہے

حضرت مصلح موعود نے سورۃ التطفیف کی آیات 11 تا 13 کی تفسیر میں فرمایا:

اِثم کا لفظ کمی پر دلالت کرتا ہے اور اعتداء کا لفظ زیادتی پر دلالت کرتا ہے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہ مضمون بیان فرماتا ہے کہ یوم الدین کی تکذیب ہمیشہ اعتداء اور اثم سے پیدا ہوتی ہے۔ پہلے انسان گناہ کرتا ہے اور جب اسے اپنے گناہ کے متعلق گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ کہیں میں پکڑا نہ جاؤں یا میری بدنامی نہ ہو اور اس فکر میں اس کی جان گھلنی شروع ہوتی ہے تو اس کا دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ کوشش کرتا ہے میں اپنے انجام کو بھول جاؤں اور اس طرح میں اپنے دل کی خلش سے بچ جاؤں۔ گویا یوم الدین کی تکذیب ایک شراب ہے جس کے نشہ میں مدہوش ہو کر وہ اپنے انجام سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ جیسے غالب نے کہا ہے:

مے سے غرض نشاط ہے کس رُوسیاہ کو
اک گو نہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

یعنی انجام کا خیال اب میرے دل پر ہر وقت مستولی رہتا ہے اور اس فکر میں میری جان گھل رہی ہے۔ میں اس فکر سے بچنے کے لیے شراب پیتا ہوں تاکہ مجھ پر ہر وقت ایک بے خودی کی حالت طاری رہے اور انجام میری آنکھوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی طرح تکذیب یوم الدین ایک قسم کی شراب ہے جب انسان اعتداء اور اِثم میں بڑھتا چلا جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ ان اعمال کا انجام وہ بھول جائے۔ چنانچہ وہ کبھی افیون کھا کر۔ کبھی شراب پی کر۔ کبھی بھنگ اور چرس اور گانجا استعمال کرکے چاہتا ہے کہ ہر وقت مدہوش رہے اور اس کا برا انجام اس کی آنکھوں کے سامنے نہ آئے یا اگر وہ شراب اور افیون استعمال نہیں کرتا تو علمی طور پر تکذیب یوم الدین شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ محض وہم ہے کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اپنے اعمال کے متعلق اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دِہ ہونا پڑے گا۔ گویا یا تو وہ مادی نشوں کے ذریعہ سے اپنے علم کو کمزور کرتا ہے اور یا پھر فلسفی نشوں سے وہ اپنے علم کو کُند کر دیتا ہے تاکہ وہ اس عذاب سے بچ جائے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ واقعہ میں اگر انسان اس پر غور کرے تو اسے حیرت آ جاتی ہے کہ کروڑوں لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں اور اُن کے اس مرض کی وجہ سوائے اعتداء اور اِثم کے اور کچھ نہیں۔ وہ اعتداء اور اِثم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ اُن کا انجام بھیانک ہے تو وہ کوشش کرتے ہیں کہ اپنے اس انجام کو بھول جائیں۔ چنانچہ یا تو وہ افیون اور شراب وغیرہ سے وہ اپنے اوپر مدہوشی طاری کر لیتے ہیں اور یا پھر فلسفی نشوں سے وہ یوم الدین کی تکذیب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ محض جھوٹ ہے کہ انسان مرکر دوبارہ زندہ ہوگا۔ غرض فرماتا ہے وہ پہلے اعتداء اور اِثم کرتے ہیں اور جب اعتداء اور اِثم میں بڑھ جاتے ہیں تو مادی یا دماغی نشوں سے یوم الدین کو بھلا دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اور زیادہ اعتداء اور زیادہ اِثم کرتے ہیں گویا اُن کی مثال بالکل اس چیتے کی سی ہوتی ہے جس نے بھوک میں اپنی زبان چاٹنی شروع کر دی تھی اور رفتہ رفتہ اس کی تمام زبان کھائی گئی تھی۔ یہ لوگ بھی پہلے اعتداء اور اِثم کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یوم الدین کو بھلا دیتے ہیں۔ جب یوم الدین کو بھول جاتے ہیں تو اور زیادہ اعتداء اور اِثم کرتے ہیں اور یہ چکر چلتا جاتا ہے یہاں تک کہ اُن کے اعمال کا جہاز اس ظلم کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 295)

(مرسلہ: حافظ احمد انور صاحب)

شادی پر تحفہ

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میں اپنی بیٹی کی شادی کر رہا ہوں اور میری خواہش ہے کہ آپؐ مجھے کچھ عطا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سردست تو میرے پاس کچھ نہیں البتہ کل ایک کشادہ منہ والی شیشی اور ایک درخت کی شاخ بھی لے آنا اور تمہارے ساتھ میری درمیان ملاقات کے وقت کی نشانی یہ ہوگی کہ جب میرے دروازے کا ایک کواڑ کھلا ہو اس وقت آ جانا۔

اگلے روز وہ شخص یہ دونوں چیزیں لے کر آیا۔ نبی کریمؐ اپنے بازوؤں سے پسینہ جمع کرکے اس شیشی میں اکٹھا کرنے لگے یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے کہنا کہ جب خوشبو لگانا چاہے تو یہ شاخ شیشی میں ڈال کر اس سے خوشبو استعمال کرلے۔ چنانچہ وہ گھرانہ جب یہ خوشبو استعمال کرتا تو اہل مدینہ اسے بہترین خوشبو قرار دیتے۔ یہاں تک کہ اس گھرانے کا نام ہی "بہترین خوشبو والوں کا گھر" پڑ گیا۔

(مجمع الزوائد للھیثمی کتاب علامات النبوۃ باب فی صفتہ و طیبہ جلد 8 ص 503 بیروت)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پاکستان کی تعمیر وترقی اور عالمی سطح پر ملکی وقار کے قیام کے سلسلہ میں
حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی نمایاں خدمات

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوہدری سر محمد ظفراللہ خان قوم کے وہ خوش بخت سپوت تھے جن کو دیانت، محنت اور قابلیت کی وجہ سے غیر منقسم ہندوستان میں بھی اعلیٰ ذمہ داریاں سونپی گئیں جن کو انجام دہی میں وہ ہر لحاظ سے کامیاب و کامگار ثابت ہوئے۔ اسی دوران تحریک آزادی پاکستان کے حوالے سے بھی محترم چوہدری صاحب کو بفضل اللہ تعالیٰ نہایت ہی مؤثر اور دوررس نتائج کی حامل خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ یاد رہے کہ متحدہ ہندوستان میں چوہدری صاحب موصوف نے مختلف اوقات میں ایک کامیاب وکیل، وائسرائے کی کونسل کے ممبر (آجکل کے لحاظ سے مرکزی وزیر) فیڈرل کورٹ (آجکل کے لحاظ سے ملک کی سپریم کورٹ) کے معزز جج، سفیر (ایجنٹ جنرل برائے چین) اور سب سے بڑھ کر مسلم لیگ کے ایک فعال اور کامگار لیڈر کے طور پر مسلمانان ہند کی نمایاں خدمات انجام دیں۔ جن کی وجہ سے آج تک محترم چوہدری صاحب کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ ان کی متحدہ ہندوستان اور پھر قیام پاکستان کے بعد کی اہم اور نمایاں خدمات اور کامیابیوں کا اجمالی سا تذکرہ ماضی بعید اور ماضی قریب کے (نئے) حوالوں کی مدد سے نذر قارئین کیا جاتا ہے۔

اظہار مسرت و مبارکباد

تحریک پاکستان کے معروف مؤرخ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی اپنی کتاب ”ہماری قومی جدوجہد“ (پاکستان ٹائمز پریس لاہور پرنٹر و پبلشر میجر الطاف حسین ماڈل ٹاؤن لاہور) کے ص 76 پر 1939ء میں ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں کی گئی قائداعظم کی تقریر کا یہ اقتباس نقل کرتے ہیں۔

”میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر محمد ظفراللہ خاں کو ہدیہ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں وہ..... ہیں اور یوں کہنا چاہئے کہ میں اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں۔ مختلف حلقوں نے ان کو جو مبارکباد دی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں“۔

(ہماری قومی جدوجہد ص 76 از ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی)

نوائے وقت کے معروف اور صاحب علم کالم نگار ڈاکٹر محمد اجمل نیازی اپنے کالم بے نیازیاں میں تحریر کرتے ہیں۔

مذہبی بحث سے بالاتر ہو کر یہ سوچ رہا ہوں کہ قادیانی پاکستانی تو ہیں۔ اس ملک کے شہری تو ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خاں نامور پاکستانی تھے۔ بانی پاکستان قائداعظمؒ نے انہیں خط میں ”مائی سن“ (میرے بیٹے) لکھا۔ کیا قائداعظمؒ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ کس کو وزیر خارجہ بنایا جا رہا ہے؟ نامور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے کبھی پاکستان کے لئے کوئی ایسی ویسی بات نہیں کی۔ انہوں نے مرنے کے بعد پاکستان میں دفن ہونا پسند کیا۔

(نوائے وقت مورخہ یکم جون 2010ء ص 2)

کامیاب مندوب

ہندوستان میں آئینی اصلاحات اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جو مساعی کی گئیں لندن میں منعقدہ تین گول میز کانفرنس بھی اس سلسلہ کی تین اہم کڑیاں تھیں جن میں ہندوستان کے چوٹی کے لیڈر شامل ہوئے اور حکومت برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید میں حصہ لیا۔ چوہدری ظفراللہ خان کو بفضل اللہ تعالیٰ ان تینوں کانفرنسوں میں بھرپور عملی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے ان میں سے اپنے ملی فرض کو جس ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔ بزرگ ادیب خواجہ حسن نظامی نے اس کے بارے میں لکھا ہے۔

گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور مسلمان اور ہر انگریز نے چوہدری ظفراللہ خان کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ...... میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بیکار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کی پالیٹکس پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چوہدری ظفراللہ خان ہے۔

(اخبار منادی 24 اکتوبر 1934ء)

اور مؤرخ پاکستان ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں:۔

گول میز کانفرنس کے مسلمان مندوبین میں سے سب سے زیادہ کامیاب آغا خان اور چوہدری ظفراللہ خان ثابت ہوئے۔

(اقبال کے آخری دو سال ص 16 ناشر اقبال اکیڈمی کراچی)

وطن عزیز کی معروف علمی و ادبی شخصیت پروفیسر ڈاکٹر پروین خان اپنے مضمون سر آغا خاں۔ تحریک پاکستان کے روح رواں۔ نوائے وقت سنڈے میگزین میں شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر پروین خان پہلی گول میز کانفرنس کے ذکر میں تحریر کرتی ہیں۔

1930ء میں جب پہلی گول میز کانفرنس طلب کی گئی تو مسلم راہنماؤں میں قائداعظم محمد علی جناح، مولانا محمد علی جوہر، سر محمد شفیع، سر ظفراللہ خان، بیگم شاہنواز شامل تھے۔ اس وفد کی سربراہی کا فریضہ سر آغا نے انجام دیا۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 27 جولائی 2008ء ص 6 کالم 4)

تیس کی دہائی میں تاریخی کارنامے

معروف اور سینئر صحافی جناب حمید اختر اپنے مضمون واپسی مطبوعہ روزنامہ ایکسپریس 31 مئی 2010ء میں تحریر کرتے ہیں۔

سر ظفراللہ خان اور آغا خان نے گزشتہ صدی کی تیس کی دہائی میں جب برطانوی حکومت ہندوستانیوں کو اختیارات منتقل کرنے کے لئے ہندوستانی راہنماؤں سے بات چیت کر رہی تھی، برصغیر کے مسلمانوں کے تحفظ کے لئے تاریخی کارنامے انجام دیئے۔ اتفاق سے ہم نے انہی دنوں سر ظفراللہ کی یادداشتوں پر مشتمل کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ یادداشتیں کولمبیا یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے لئے دیئے ہوئے انٹرویو پر مشتمل ہیں جو 63-1962ء میں لئے گئے تھے۔ ان میں 1935ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی تیاری سے قبل کے زمانے کی گول میز کانفرنسوں اور حکومت برطانیہ سے جاری گفت و شنید میں ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کی کوششوں میں سر ظفراللہ اور آغا خاں سوئم جناح صاحب سے بھی آگے ہیں مگر ہم نے اپنے ان کرم فرماؤں کو فراموش کر دیا ہے اور کسی تاریخی نصاب کی کسی کتاب میں ان کی خدمات کا ذکر نہیں ہے اور جو قومیں اپنے محسنوں کو بھول جاتی ہیں ان کا حشر وہی ہوتا ہے جو ہمارا ہو رہا ہے“۔

(روزنامہ ایکسپریس مورخہ 31 مئی 2010ء)

تاریخی وکالت کی

نوائے وقت نے اپنی 2 ستمبر 1985ء کی تفصیلی رپورٹ میں لکھا ہے:۔

آپ 1930ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہے۔ دونوں گول میز کانفرنسوں میں مسلمانان ہند کی نمائندگی اور ان کے حقوق کے لئے تاریخی وکالت کی۔ آزادی کے وقت آپ متحدہ ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کے سینئر جج تھے۔

(نوائے وقت مورخہ 2 ستمبر 1985ء ص 1 ص 7)

معروف اور بے باک مضمون نگار زاہدہ حنا اپنے کالم نرم گرم مطبوعہ روزنامہ ایکسپریس 2 جون 2010ء میں چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی چند اہم خدمات کا یوں ذکر کرتی ہیں۔

یہاں نئی نسل کو یہ یاد کرانا ضروری ہے کہ یہ وہی چوہدری ظفراللہ خان تھے۔ جنہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قرارداد پاکستان کی عبارت کو تحریر کرنے والوں میں سے تھے۔ بانی پاکستان نے انہیں پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا اور باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کے وکیل کے طور پر پیش ہوئے۔ سلامتی کونسل میں پاکستان کی طرف سے کشمیر کا مقدمہ بھی ان ہی نے لڑا تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس مورخہ 2 جون 2010ء ادارتی صفحہ کالم نمبر 4)

وطن عزیز کے وقیع و متین قلم کار جناب ڈاکٹر ایم اے صوفی اپنے مضمون جدید اسلامی جمہوری فلاحی پاکستان کیسے؟ مطبوعہ نوائے وقت 30 جون 2011ء میں رقمطراز ہیں۔

قائداعظم محمد علی جناح آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر نے اتحاد، ایمان اور تنظیم پر زور دیا کہ مسلمانو! مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جاؤ۔ صدیوں کی غلامی سے نجات کا طریقہ ایک ہی ہے کہ مسلمان یکجا ہو جائیں۔ اپنے آپ پر اعتماد کریں۔ ڈسپلن، اچھی سوچ اور عمل پیدا کریں۔ انڈین نیشنل کانگرس، دیوبند کے علماء سرحد کے سرخ پوش، مجلس احرار، خاکسار، انگریز تقسیم ہند کے حق میں نہ تھے۔

(نوائے وقت مورخہ 30 جون 2011ء)

قیام پاکستان اور احمدی

وطن عزیز کے اہل علم و خبر صحافی حمید اختر اپنے مضمون واپسی مطبوعہ روزنامہ ایکسپریس میں لکھتے ہیں:۔

قیام پاکستان کی جدوجہد میں سبھی فرقے شامل تھے۔ احمدیوں نے بھی اس میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہی وجہ تھی کہ قائداعظم نے ایک احمدی سر ظفراللہ کو ملک کا وزیر خارجہ مقرر کیا۔

(روزنامہ ایکسپریس مورخہ 31 مئی 2010ء)

باؤنڈری کمیشن کے سامنے

اگرچہ غیر منقسم ہندوستان کا صوبہ پنجاب واضح مسلم اکثریت کا صوبہ تھا لیکن انگریزوں نے جاتے جاتے اس صوبہ کی تقسیم کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے باؤنڈری کمیشن قائم کیا جس کا سربراہ ریڈکلف کو مقرر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے متحدہ ہندوستان میں۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ قائداعظم محمد علی جناح کی نظران پر پڑی اور آپ کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کی عظیم ذمہ داری سونپی۔ محترم چوہدری صاحب نے بفضل اللہ تعالیٰ مسلم لیگ کا کیس بڑی محنت اور جانفشانی سے پیش کیا۔

چوہدری صاحب کی بے نفسی

باؤنڈری کمیشن کیس سے متعلق نوائے وقت میں لکھنے والے کہنہ مشق مضمون نگار سید سبط الحسن ضیغم اپنے مضمون تحریک پاکستان قائداعظم کی خطوط نویسی کے حوالے سے مطبوعہ نوائے وقت میگزین مورخہ 5؍اکتوبر 1990ء میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان اور رئیس پنجاب سید مراتب علی کا ایک عجیب واقعہ درج کرتے ہیں۔ لیجئے سنئے۔

پنجاب میں پیسے والے لوگوں کی بات کرتے ہوئے رفیع بٹ مرحوم (جن کی تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم سے خاصی خط و کتابت رہتی تھی) نے سید مراتب علی کا ذکر بھی کیا ہے۔ معروف قانون دان سید افضل حیدر سید مراتب علی صاحب کی خدمات کے بارے میں بہت کچھ بتاتے ہیں...... چنانچہ وہ بتلاتے ہیں کہ باؤنڈری کمیشن کے کیس کی سماعت کے دوران میں جب لنچ کا وقت ہوا تو کانگرس والے اپنے وکیلوں کی فوج ظفر موج کو کاروں میں بٹھا کر کسی ہندو سیٹھ کے محل میں لے گئے جہاں ان کی رہائش اور کام و دہن کی آزمائش کا انتظام کیا جا چکا تھا۔ لیکن مسلمان وکیلوں کے لئے مسلم لیگ کوئی ایسا انتظام نہ کر پائی تھی۔ جس کی وجہ سے چوہدری محمد ظفر اللہ، سید محمد شاہ صاحب اور ٹیم کے دوسرے اراکین بائبل سوسائٹی واقع انارکلی کے سامنے ایک خوانچہ فروش کی ریڑھی کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھڑے ہو کر تناول کرنے میں مصروف تھے کہ اس بات کی بھنک کسی طرح سید مراتب علی مرحوم کو پڑی۔ وہ وہاں پہنچے اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اب تک آپ کے لئے لاہور میں کوئی انتظام نہ ہونا شرمناک بات ہے۔ کوئینز روڈ پر اپنی کوٹھی میں نے خالی کر دی ہے وہاں تین سو افراد کے رہنے، کھانا کھانے ٹھہرنے کا انتظام کیا ہے۔ آپ لوگ وہاں ٹھہر کر مجھے عزت بخشیں اور قومی کام وہیں سرانجام دیں۔ جب تک یہ سلسلہ چلے گا آپ لوگوں کو وہیں ٹھہرنا ہوگا۔

(نوائے وقت میگزین مورخہ 5؍اکتوبر 1990ء)

باؤنڈری کمیشن کا ڈھونگ

یہ بات اہل علم و نظر پر شروع سے ہی واضح ہو گئی تھی کہ ریڈکلف کمیشن (باؤنڈری کمیشن) محض ایک ڈھونگ تھا جس نے سراسر بے انصافی اور جانبداری سے کام لیتے ہوئے پاکستان کو اس کے جائز حق اور مسلم اکثریت کے کئی علاقوں سے محروم کر دیا اور آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی سراسر بے ایمانی اور ناجائز دباؤ کی وجہ سے ان علاقوں کو ہندوستان کے حوالے کر دیا۔ اس سلسلہ میں آخری وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور باؤنڈری کمیشن کے سربراہ ریڈکلف کی ملی بھگت اور بددیانتی اور زیادتی سے متعلق اس سلسلہ میں شروع سے لے کر اب تک اتنے مضامین اداریئے اور بیانات شائع ہو چکے ہیں اور وقتاً فوقتاً اب بھی شائع ہو رہے ہیں کہ ان کو شمار میں لانا تقریباً ناممکن ہے۔ بہرحال قارئین کرام کی خدمت میں ایک نیا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ معروف مصنف اور مضمون نگار سردار محمد اسلم سکھیرا اپنے مضمون صدائے قرب دی جن کو...... مطبوعہ نوائے وقت 12 نومبر 2011ء میں تحریر کرتے ہیں۔

ریڈکلف ایوارڈ میں ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل نے ڈنڈی مروا کر گورداسپور کا ضلع جس میں آبادی مسلمانوں کی تھی ماسوائے شکرگڑھ تحصیل کے بھارت کو دی تا کہ کشمیر کا راستہ بھارت کو دے دیا جائے۔ مہاراجہ بیکانیر نے بھارت کے ساتھ ریاست بیکانیر کے الحاق سے انکار کر دیا اور شرط یہ لگائی تھی کہ فیروزپور ہیڈورکس پاکستان کے ساتھ ملحقہ ہوگا تو وہ اپنی ریاست کو پاکستان کے ساتھ ملائیں گے۔ مگر ریڈکلف سے ماؤنٹ بیٹن نے ڈنڈی مروا کر بھارت کو فیروزپور ہیڈورکس دلوا دیئے۔

(نوائے وقت مورخہ 12 نومبر 2011ء کالم نمبر 1 ادارتی صفحہ)

قائداعظم کا اظہار خوشنودی

ممتاز صحافی جناب منیر احمد منیر تحریر کرتے ہیں:

قائداعظم نے چوہدری ظفر اللہ خان کو پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے مقرر کیا تھا اور جب چوہدری ظفر اللہ خان یہ کیس پیش کر چکے، قائداعظم نے انہیں شام کے کھانے کی دعوت دی اور انہیں معانقہ کا شرف بخشا جو قائداعظم کی طرف سے کرۂ ارض پر بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا۔ معانقہ کرنے کے بعد قائداعظم نے چوہدری ظفر اللہ خان سے کہا میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہارا ممنون ہوں کہ جو کام تمہارے سپرد کیا گیا تھا تم نے اسے اعلیٰ قابلیت اور نہایت احسن طریقے سے سرانجام دیا۔

(روزنامہ خبریں مورخہ 7 جون 2003ء)

بے غرضانہ جدوجہد

1953ء میں احمدیوں کے خلاف فسادات کی تحقیقات کے لئے جسٹس محمد منیر کی سربراہی میں تحقیقاتی عدالت قائم کی گئی۔ اس عدالت کے دوسرے ممبر وطن عزیز کے نامور اور نڈر جج جسٹس کیانی تھے۔ جسٹس محمد منیر رقمطراز ہیں۔

احمدیوں کے خلاف معاندانہ اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں کہ باؤنڈری کمیشن کے فیصلے میں ضلع گورداسپور اس لئے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا کہ احمدیوں نے خاص رویہ اختیار کیا اور چوہدری ظفر اللہ خان نے جنہیں قائداعظم نے اس کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے پر مامور کیا تھا خاص قسم کے دلائل پیش کئے لیکن عدالت ہٰذا کا صدر جو اس کمیشن کا ممبر تھا، اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفر اللہ خان نے گورداسپور کے معاملہ میں کی تھی۔ یہ حقیقت باؤنڈری کمیشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس معاملے میں دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے باوجود جماعتوں نے عدالت تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت ہے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص 209)

قائداعظم اوران کے ابتدائی ساتھیوں کا شفاف کردار

معروف صحافی عزیز ظفر آزاد اپنے مضمون چراغ منزل کا آغاز ان حقیقت افروز الفاظ سے کرتے ہیں:۔

حضرت قائداعظمؒ کی ذات بابرکت ایسی اثر انگیز تھی کہ ہر ملنے والا گفتگو کرنے والا گرویدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ جب عام لوگوں کا یہ حال تھا تو ان کے رفقاء کا کیا بیان۔ افکار و کردار ایک آئینے کی طرح شفاف و بے داغ ہونے کے ساتھ ایثار و وفا کی زندہ مثالیں تھیں۔ آپ کے قریبی ساتھیوں میں سے سب کے سب اسی پائے کے اعلیٰ کردار و اوصاف کے مالک تھے اگر ہم اپنی زندگیوں میں ان کی پیروی کریں تو تمام مسائل کا حل اور مشکلوں کا بدل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ یعنی مسائل، بدنیتی، بدکرداری اور بداعمالیوں سے جنم لیتے ہیں۔ انتہائی مشکلوں، مصیبتوں، کمزوریوں کے باوجود پاکستان کے قیام معجزے کے پیچھے اسی ولی صفت قیادت کی ریاضت اپنے اعلیٰ مقصد سے لگن اور حصول منزل کے لئے لگائی گئی سردھڑ کی بازی تھی۔

(نوائے وقت 14 جون 2011ء ص 3 کالم 1)

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسلم بھٹی کارکن تحریک پاکستان کا ایک مراسلہ مندرجہ بالا عنوان کے تحت نوائے وقت مورخہ 11 جولائی 2011ء میں ایڈیٹر کی ڈاک کے کالم میں شائع ہوا ہے۔ اس کا یہ حصہ پڑھنے کے قابل ہے۔

پاکستان پر حکمرانی کا ایک مختصر دور ایسا بھی گزرا ہے جب قائداعظم کے وہ ساتھی جنہوں نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں آپ کا ساتھ دیا جب وہ صاحب اقتدار ہوئے تو انہوں نے تاریخ پاکستان میں امانت، دیانت، سادگی اور قربانی کی زریں داستانیں رقم کیں۔ قومی خزانے میں جمع شدہ سرمائے کو مقدس قومی امانت گردانتے تھے اور اس میں سے ایک پائی کو اسرافانہ انداز میں خرچ کرنا گناہ عظیم سمجھتے تھے۔...... قائداعظمؒ جنہوں نے سرور کائنات ﷺ کے عطا کردہ کلمہ طیبہ کی بنیاد پر اسلامی مملکت کی فقید المثال عظیم الشان عمارت تعمیر کی آپؐ اور صحابہ کرام کے تتبع میں ہمارے لئے قابل تقلید مثالیں چھوڑی ہیں۔

(نوائے وقت مورخہ 11 جولائی 2011ء کالم ایڈیٹر کی ڈاک)

جب ہم وطن عزیز کی تاریخ پر غور کرتے ہیں تو ابتدائی سالوں کا Image اور کامیابیاں قابل رشک نظارے پیش کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں سابق سفیر و وزیر سید احمد سعید کرمانی کے یہ الفاظ بار بار یاد آ رہے ہیں۔

بانی پاکستان کے ساتھ مخلص اور معتمد سیاسی راہنماؤں دانشوروں، وکلاء، صحافیوں اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد کی شاندار ٹیم جمع ہو گئی تھی۔ قائد کو ان لوگوں کی صلاحیت کا اندازہ تھا وہ جانتے تھے کس آدمی سے کیا کام لینا ہے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان بھی قائد کا ایک اچھا انتخاب تھے۔

(سید احمد سعید کرمانی کی انکشاف انگیز یادداشتیں مطبوعہ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور اکتوبر 1999ء ص 17 کالم 2)

عرب دنیا کی بے مثال خدمات

قیام پاکستان 14؍اگست 1947ء کے جلد بعد ستمبر 1947ء میں قائداعظم نے سر محمد ظفر اللہ خان کو اقوام متحدہ کے لئے پہلے پاکستانی وفد کا سربراہ بنا کر بھیجا۔ محترم چوہدری صاحب کو وہاں دو اہم فرائض انجام دینے تھے۔ اول نوزائیدہ مملکت خداداد پاکستان کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کے لئے درخواست کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مرحلہ جلد طے ہو گیا۔ دوسرا ایک اہم مسئلہ جو اس وقت اقوام متحدہ میں پیش تھا وہ قضیہ فلسطین تھا۔

چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں نے قائداعظم اور حکومت پاکستان کی بااصول اور منصفانہ پالیسی کے عین مطابق اقوام متحدہ میں مسئلہ فلسطین پر فلسطینیوں کی زبردست حمایت کی اور فلسطین کی تقسیم کے خلاف ایسی معرکہ آرا تقریر کی کہ اہل عرب عش عش کر اٹھے اور اس موقع کی رپورٹ قلمبند کرنے والے جناب حمید نظامی کے وقیع اخبار نوائے وقت 12 اکتوبر 1947ء کے مطابق امریکہ، روس اور برطانیہ کی زبانیں گنگ ہوگئیں۔

محترم چوہدری صاحب اپنی کتاب ''تحدیث نعمت'' میں تحریر کرتے ہیں۔

سب سے اہم مسئلہ جو اس اجلاس میں زیر بحث آیا وہ قضیہ فلسطین تھا۔ اقوام متحدہ کے فلسطین کمیشن نے فلسطین کی تقسیم کی سفارش کی تھی۔ جب میں نے تقسیم کے منصوبے کا تجزیہ شروع کیا اور اس کے ہر حصہ کی ناانصافی کی وضاحت شروع کی تو عرب نمائندگان نے توجہ سے سننا شروع کیا۔ تقریر کے اختتام پر ان کے چہرے خوشی اور طمانیت سے چمک رہے تھے۔ اس کے بعد اس معاملہ میں عرب موقف کا دفاع زیادہ تر پاکستان کا فرض قرار دے دیا گیا۔ (تحدیث نعمت 521,520)

معروف مضمون نگار اسرار احمد کسانہ اپنے کالم احساس زیاں مطبوعہ نوائے وقت 11 نومبر 2011ء میں تحریر کرتے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد ہم نے لاتعداد عالمی اور علاقائی مسائل پر ایک مسلمان قوم کی حیثیت سے ہی اپنا نکتہ نظر دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ مسئلہ فلسطین پر ہماری سوچ خود قائداعظمؒ نے واضح کر دی تھی اور 1950ء کے پورے عشرے میں اقوام متحدہ میں جتنی بحثیں فلسطین اور اسرائیل کے متعلق ہوئیں ان میں ہمیشہ پاکستان نے فلسطین کی آزادی اور اسرائیلی شب وستم کو کھل کر آشکار کیا۔

(نوائے وقت مورخہ 11 نومبر 2011ء)

پاکستان کی پہلی بڑی کامیابی

پاکستان کے تاریخ وار انسائیکلوپیڈیا پاکستان کرونیکل کے ص7 پر مرقوم ہے۔ 30 اکتوبر 1947ء اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد سر ظفراللہ خان کو اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی کا چیئرمین منتخب کرلیا گیا۔ یہ کسی بھی بین الاقوامی پلیٹ فارم پر پاکستان کی پہلی بڑی کامیابی تھی۔

(پاکستان کرونیکل تحقیق وتالیف عقیل عباس جعفری ص7 اشاعت اول اپریل 2010ء)

جناب ایم اے حسن اصفہانی (پاکستان سفیر متعین امریکہ) کے مفصل خط محررہ 27 نومبر 1947ء کے جواب میں قائداعظم نے اپنے 11 دسمبر 1947ء کے مکتوب میں سر محمد ظفراللہ خان کا ذکر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا۔

(ترجمہ) ظفراللہ (نیویارک سے ناقل) واپس پہنچ گئے ہیں اور میری ان سے طویل گفتگو ہوئی ہے۔ واقعی انہوں نے اپنا کام عمدگی سے انجام دیا ہے۔

(قائداعظم محمد علی جناح پیپرز ص403)

اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے رئیس الوفد امیر فیصل السعود (جو بعد میں سعودی عرب کے مشہور عالم بادشاہ بنے) نے چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی اہل فلسطین اور مسلمانان عالم کے حق میں اقوام متحدہ کے فورم پر بے لوث اور جرأتمندانہ آواز بلند کرنے اور مؤثر کوششیں کرنے کی وجہ سے 5 مئی 1948ء کو چوہدری صاحب کو ایک مخلصانہ مکتوب ارسال کیا جس سے محترم چوہدری صاحب کی عالم اسلام کے لئے پُرخلوص جدوجہد اور امیر فیصل کے مخلصانہ اظہار امتنان وتشکر کی عکاسی ہوتی ہے۔ آیئے امیر فیصل (بعد میں شاہ فیصل) کا وہ دستاویزی مکتوب پڑھتے ہیں:

اس کے متن کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔

5 مئی 1948ء (مکتوب بنام)

سر محمد ظفراللہ خان وزیر خارجہ مملکت پاکستان

میرے پیارے دوست!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مجھے جمعہ کے روز آپ کی روانگی کا سن کر بہت ملال ہوا اور اب اس خط کے ذریعے میں اپنے دلی تشکر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے نہ صرف موجودہ اجلاس میں بلکہ جب سے فلسطین کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوا ہے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون اور ہمارے حق میں نہایت اعلیٰ موقف اختیار کیا ہے۔

مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپ کے بلند مرتبہ اصولوں نے تمام راستباز لوگوں کے دلوں میں یہ تمنا پیدا کردی ہے کہ وہ نہ صرف عربوں کے معاملہ میں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے حق میں آپ کی کوششوں کا بھرپور ساتھ دیں۔

اسی جذبہ کے تحت میں پیش آمدہ سفر میں آپ کے بخیروعافیت اپنے وطن پہنچنے کا متمنی ہوں۔ اللہ بزرگ وتعالیٰ اپنے وطن عزیز کی ترقی کے لئے کام کرنے میں آپ کی مدد فرمائے۔

آپ کا بے حد مخلص

(دستخط) فیصل السعود

بروقت حکمت عملی

روزنامہ جنگ کے معروف قلمکار جناب اشتیاق بیگ رقمطراز ہیں۔

مراکو پر اس وقت فرانس کا تسلط تھا اور فرانسیسی اسے اپنا ایک نوآبادیاتی حصہ سمجھتے تھے۔ مراکو کے موجودہ بادشاہ کے دادا مرحوم محمد V کی قیادت میں مراکش کی فرانس سے آزادی کی تحریک جاری تھی۔ 1952ء میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک اجلاس کے موقع پر محمد V کی طرف سے بھیجے گئے آزادی کے اہم لیڈر احمد عبدالسلام بلفرج سیکیورٹی کونسل میں مراکو کی آزادی کے لئے بولنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرانسیسی نمائندے نے انہیں یہ کہہ کر منع کردیا کہ مراکش پر فرانس کا تسلط ہے۔ اس لئے احمد عبدالسلام بلفرج کو اس پلیٹ فارم پر بولنے کی اجازت نہیں۔ سیکیورٹی کونسل کے اس اجلاس میں پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان نے جب ایک مسلم ملک کے ساتھ فرانس کا یہ رویہ دیکھا تو انہوں نے احمد عبدالسلام بلفرج کو فوری طور پر نیویارک میں واقع پاکستانی سفارتخانے سے پاکستانی پاسپورٹ جاری کروایا اور انہیں پاکستانی شہری کے طور پر پاکستان کی چیئر سے اپنا کیس پیش کرنے کا موقع فراہم کیا، اس کے بعد مراکو کی آزادی کی تحریک نے زور پکڑا۔ 28 اگست 1953ء کو محمد V نے مڈغاسکر میں جلاوطنی اختیار کرلی اور وہاں سے تحریک کو جاری رکھا۔ 16 نومبر 1955ء میں فرانس کے تسلط سے آزادی حاصل ہوئی۔ بادشاہ محمد V نے احمد عبدالسلام بالفرج کو مراکو کا پہلا وزیراعظم نامزد کیا۔ مراکش کے شہر رباط میں قائم پاکستانی سفارتخانہ بھی احمد عبدالسلام بالفرج کے نام سے منسوب شاہراہ پر واقع ہے۔ گزشتہ سال مراکش میں متعین پاکستان کے سفیر جناب رضوان الحق نے 51 سال پرانے اس پاکستانی پاسپورٹ کی فوٹو کاپی احمد عبدالسلام کو پیش کی جسے دیکھ کر وہ ششدر رہ گئے اور انہوں نے پاسپورٹ کی یہ کاپی اپنے دفتر میں آویزاں کی۔ وہ دفتر آنے والے ہر شخص کو بڑے فخر سے بتاتے کہ مراکش کی آزادی کی مہم کے دوران پاکستانی پاسپورٹ نے میری بڑی مدد کی۔ مراکشی تحریک آزادی کے لئے پاکستان کی کاوشوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ پاکستان سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔

(از مضمون مطبوعہ روزنامہ جنگ 18 اگست 2009ء اداراتی صفحہ)

عرب ممالک کے محسن

چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی وفات (یکم ستمبر 1985ء) کی 2 ستمبر کو خبر دیتے ہوئے نوائے وقت (جس کے ایڈیٹر اب جناب مجید نظامی ہیں) نے محترم چوہدری صاحب کے حالات زندگی، اعلیٰ مناصب اور مثالی خدمات پر ایک زبردست توصیفی اور جامع رپورٹ شائع کی ہے جس کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

حضرت قائداعظم نے انہیں مسئلہ فلسطین پر پاکستان کی نمائندگی کے لئے وفد کا قائد نامزد کرکے اقوام متحدہ بھجوایا۔ جہاں مسئلہ فلسطین پر آپ کی مدلل تقاریر نے عرب ممالک کے دلوں میں پاکستان کے لئے وقیع مقام پیدا کردیا۔ اقوام متحدہ کے مستقل مندوب کی حیثیت میں چوہدری صاحب نے افریقہ کے مسلم ممالک کی گراں بہا خدمات انجام دیں اور آپ کی مخلصانہ وکالت کے نتیجہ میں مراکش، الجزائر اور لیبیا کو آزادی اور خوداختیاری حاصل ہوئی اور پاکستان کو عرب ممالک کے محسن کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ تیونس، مراکش اور اردن نے آپ کو اپنے سب سے بڑے نشانات اعزاز سے نوازا۔

(نوائے وقت مورخہ 2 ستمبر 1985ء ص1)

بقیہ از صفحہ 6 طوفانی بارش کی تباہ کاریاں

کی گوٹھ لگایا گیا۔ تو وہاں ایک بھینس چار دن سے بیٹھی ہوئی تھی نہ اُٹھتی تھی اور نہ کچھ کھاتی پیتی تھی اس کا مالک ڈاکٹر ظہیر الدین بابر صاحب کے پاس آیا ڈاکٹر صاحب نے دوائی کی دو خوراکیں کھلائیں تو وہ بھینس اللہ تعالیٰ کے فضل سے 15 منٹ میں اُٹھ گئی اور چارہ کھانا شروع کردیا۔ اس سے اگلے روز محترم امیر صاحب ضلع نے حاجی ارشاد باجوہ صاحب سے بھینس کا حال دریافت کیا تو حاجی صاحب کہنے لگے کہ آپ کا آدمی نہ صرف ڈاکٹر ہے بلکہ وہ تو ''ولی اللہ'' ہے۔ اس نے تو مردہ بھینس کو زندہ کر دیا ہے۔ یہاں کے تمام غیر احمدی احباب بھی ہمارے میڈیکل کیمپ میں آکر اپنا علاج کروانا پسند کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو لوکل اور عالمی میڈیا نے بھی سراہا۔ سندھ کے ایک سندھی نیوز چینل KTN NEWS نے ایک خبر دی کہ اس علاقے میں صرف ایک مذہبی جماعت ''جماعت احمدیہ'' لوگوں کی خدمت کررہی ہے۔ B.B.C اُردو سروس نے بھی ترجمان جماعت احمدیہ کا انٹرویو کیا اور متاثرین کے لئے کی گئی کوششوں کو سراہا۔

محترم امیر صاحب ضلع نے دن رات ایک کر کے تمام جماعتوں کے صدران، احباب جماعت اور خدام الاحمدیہ کے تمام کارکنان سے رابطہ رکھا تمام کارکنان کو ہدایت دیتے رہے آپ روٹین کے مطابق دوپہر کو آرام کرتے ہیں مگر آپ نے اپنا آرام ترک کر کے 24 گھنٹے متاثرین سے رابطہ اور ان کی بحالی کا کام کرتے رہے۔

اس کے علاوہ ضلع عمرکوٹ میں واقفین زندگی کی ایک بڑی تعداد کام کررہی ہے ان میں سے کئی معلمین کرام وقف جدید نے بھی بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید

2011ء میں ضلع عمرکوٹ میں طوفانی بارش کی تباہ کاریاں اور جماعت احمدیہ کی خدمت خلق

ضلع عمرکوٹ کو تاریخ احمدیت میں ایک امتیازی اہمیت حاصل ہے۔ اس ضلع میں حضرت مصلح موعود نے قیام پاکستان سے قبل تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کی زمینیں خریدیں۔ ان زمینوں پر کثرت کے ساتھ فعال جماعتیں قائم ہیں۔ اس ضلع کو یہ بھی اہمیت حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود کے تین خلفاء کثرت کے ساتھ آتے رہے ہیں اور ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بھی خلافت سے قبل یہاں کثرت کے ساتھ تشریف لاتے رہے ہیں۔ ضلع بھر کی تمام جماعتوں کا خلیفہ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق اور فعال رابطہ قائم ہے۔

گزشتہ سال سندھ بھر میں مون سون کی بارشوں نے شدید تباہی مچائی۔ ضلع عمرکوٹ کو بھی شدید بارشوں کا سامنا تھا۔ 10 راگست 2011ء کو بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ لیکن 6 - 7 ستمبر 2011ء کو ضلع بھر میں طوفانی بارشیں شروع ہوئیں جو تھمنے کا نام نہیں لیتی تھیں۔ مسلسل دو دن کی بارش نے جل تھل کر دیا۔ سرکاری سطح پر ضلع کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا۔ صحرا کے علاقہ جہاں لوگ پینے کے پانی کو ترستے تھے وہاں لوگوں کو ریسکیو کرنے کیلئے کشتیوں کا سہارا لینا پڑا۔

ضلع عمرکوٹ میں بیشتر جماعتیں صحرا کے کنارے آباد ہیں، جن میں صادق پور، نورنگر فارم، احمد نگر، محمد آباد سٹیٹ، اسماعیل آباد، لطیف نگر، شریف آباد، اور احمد آباد سٹیٹ وغیرہ ہیں۔ ان جماعتوں کا آپس میں درمیانی فاصلہ 30 کلومیٹر کا ہے اس تمام علاقے میں پانی جمع ہوگیا۔ راستے بند ہوگئے۔ ان میں سے بعض جماعتوں کے افراد کو کشتیوں کے ذریعے باہر نکالا گیا۔

یہ مرحلہ نہایت ہی مشکل تھا۔ ایک طرف پانی میں گھرے لوگوں کو نکال کر باہر لانا۔ ان کے لئے خیمہ جات لگانا اور پھر اُن کا کھانا پہنچانا تھا۔ 8-7 ستمبر 2011ء کو محترم نصیر احمد اٹھوال صاحب نائب قائد ضلع محترم ماسٹر کبیر احمد صاحب امیر حلقہ نبی سرروڈ اور مرکزی ہدایت پر پہنچنے والے محترم عتیق احمد صاحب قائد ضلع بدین نے لوگوں کو ریسکیو کرنے کا کام شروع کیا اور تمام لوگوں کو پانی سے نکال کر صحرا کے ٹیلوں پر آباد کیا۔

ان کے ساتھ ساتھ محترم سلیمان احمد صاحب قائد ضلع حیدر آباد بھی اپنے 10 خدام کو ساتھ لے کر پہنچے اور یہ اپنے ساتھ کرایہ پر حاصل کی گئی ایک کشتی بھی لائے۔ ان خدام نے بھی بھرپور کام کیا۔ ریسکیو کا کام کرتے ہوئے خدام نے تقریباً 3500 افراد کو کشتیوں کے ذریعے باہر نکالا۔ ان میں تقریباً 600 افراد احمدی تھے۔ باقی 2900 افراد غیر از جماعت اور ہندو کوہلی، بھیل وغیرہ تھے۔ احمدی خدام نے مذہب کی تفریق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محض انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اور خدمت خلق کے جذبہ سے کام کرتے ہوئے ان تمام افراد کو پانی سے باہر نکالا۔ اس دوران ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ ایک جگہ پر جہاں پانی بہت گہرا تھا ایک غیر احمدی نوجوان وہاں پانی میں ڈوب گیا۔ اس کو بچانے کیلئے جماعت احمدیہ شریف آباد کے ایک خادم نے پانی میں چھلانگ لگادی۔ مگر یہ خادم اس کو بچا نہ سکا بلکہ خود ڈوبنے لگا تو فوراً ایک اور احمدی خادم نے ان دونوں کو بچانے کے لئے پانی میں چھلانگ لگادی۔ مگر اتنی دیر میں وہ پہلے والا غیر احمدی نوجوان تو فوت ہو چکا تھا۔ مگر دوسرے احمدی خادم کو اس نے ڈوبنے سے بچا لیا۔ اسی طرح 7 ستمبر 2011ء کو محترم محمود اقبال صاحب قائد مجلس کنری کو صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا پیغام ملا کہ جماعت احمدیہ صادق پور اور نورنگر فارم کے متاثرہ افراد تک کھانا پہنچایا جائے۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ قائد صاحب کنری نے فوراً تیار کھانا خرید کر رات 8:30 بجے کھانا جیپ میں رکھ کر خدام کے ساتھ بھجوایا۔ اب کنری سے صادق پور کا فاصلہ تقریباً 40 کلومیٹر کا ہے اور عام حالات میں یہ فاصلہ ایک گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے۔ مگر راستہ نہ ہونے کی وجہ سے صحرا کے اوپر نیا راستہ بنانا تھا اور یہ خدام صحرا کے اوپر سے نیا راستہ بناتے ہوئے اور اس پر سفر کرتے ہوئے رات دو بجے ان کے پاس کھانا لے کر پہنچے۔ قربان جاؤں ان خدام کی کوششوں پر جو دشوار گزار راستہ بناتے ہوئے اور اس پر سفر کرتے ہوئے اپنے متاثرہ بھائیوں تک پہنچے یہ خدام اگلے دن صبح 00-9 بجے واپس کنری پہنچے۔

اس کے بعد کنری سے مستقل بنیادوں پر کھانا تیار کروا کر جماعتوں میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ روزانہ اوسطاً 24 دیگیں کھانا پکا کر دو وقت مسلسل جاتا رہا۔ روزانہ تقریباً 1000 افراد کو کھانا کھلایا جاتا رہا۔ کھانا تیار کروانے میں کنری کے خدام اور اطفال نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ تمام کارکنان خدمت کے جذبہ سے کام کر رہے تھے۔ والدین نے بڑے شوق سے اپنے بچوں کو اس کام کے لئے بھیجا۔ بارش کے دوران کھانا تیار کروانا بہت مشکل تھا اور پھر جلانے کیلئے خشک لکڑی بھی میسر نہیں تھی۔ گیلی لکڑی سے کھانا تیار کروانا ایک مشکل پر دوسری مشکل تھی۔ خدام پھونکیں مار مار کر آگ جلاتے۔ دھوئیں سے آنکھیں سوج جاتیں۔ پھر بعد میں آگ کو ہوا دینے کے لئے پنکھوں کا انتظام کیا گیا۔

خاکسار کی ڈیوٹی چونکہ محترم امیر صاحب ضلع کی جماعت میں ہے تو ایک بار ہم اندازہ لگا رہے تھے کہ خدام اس طرح کھانا تیار کرواتے ہونگے۔ مگر جب ہم نے وہاں جاکر دیکھا تو ہمارے سارے اندازے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ وہاں کنری میں تو خدام نے ایک پورا دارالضیافت بنایا ہوا تھا۔ کوئی سبز مرچ کاٹ رہا تھا کوئی آلو کاٹ رہا تھا۔ کوئی چاول صاف کر کے دھو رہا تھا اور کوئی آگ جلا رہا تھا۔ ان ایام میں قائد صاحب ضلع مکرم عبدالسلام صاحب اور قائد مجلس کنری مکرم محمود اقبال صاحب سمیت بعض خدام 24-24 گھنٹے بعد اپنے گھر میں صرف چکر لگانے جاتے اور پھر فوراً واپس آجاتے۔ جبکہ قائد صاحب ضلع کا اپنا گھر مکمل طور پر پانی میں گھِرا ہوا تھا۔ بعض خدام قائد صاحب کنری کو فون کر کے اور SMS کر کے کہتے کہ قائد صاحب آپ کو جب بھی ہماری ضرورت ہو۔ جہاں بھی ضرورت ہو ہمیں ضرور بتانا ہم 24 گھنٹے حاضر ہیں۔ کنری کے ایک خادم محترم کلیم احمد صاحب نے اپنا ایک گھر اس کام کیلئے وقف کیا ہوا تھا جہاں کھانا تیار ہوتا تھا۔ کھانا تیار کروانا تو مشکل تھا ہی مگر متاثرین تک کھانا پہنچانا اس سے بھی مشکل کام تھا۔ کنری میں دو احمدی احباب محترم حاجی عبدالکریم صاحب اور محترم ناصر احمد صاحب کے پاس اپنی (4WD) جیپ ہیں جو 24 گھنٹے اس کام کیلئے وقف تھیں کہ ان میں تیار شدہ کھانا رکھ کر متاثرین تک پہنچایا جائے۔ جبکہ ایک (4WD) جیپ کرایہ پر حاصل کی گئی تھی۔ (کیونکہ دوسری گاڑی وہاں نہیں جاسکتی تھی)۔

متاثرین کی بعض احمدی فیملیز دوسرے اضلاع مثلاً میرپور خاص اور بدین سے بھی آئی ہوئی تھیں اور آکر صحرا کے ٹیلوں پر رہائش اختیار کی ہوئی تھی۔ ان تمام احباب کو بھی ضلع عمرکوٹ کے خدام نے ہی ٹینٹ و خیمہ جات دیئے اور مسلسل کھانا بھی پہنچاتے رہے اسی طرح نورنگر کی 8 غیر احمدی فیملیز کو بھی مسلسل کھانا اور رہائش فراہم کیں۔ اسی طرح حلقہ محمد آباد میں محترم عمران بابر صاحب امیر حلقہ محمد آباد اور محترم عبدالغفار صاحب صدر جماعت اسماعیل آباد نے بھی بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ یہ لوگوں میں کھانا تقسیم کرتے اور خیمہ جات لگاتے۔ اور اسی طرح کنری کو اس خدمت کی توفیق ملی کہ تقریباً 250 لجنہ و ناصرات کو جو اپنے گاؤں چھوڑ کر شہر آئیں اُن کو کھانا کھلایا جاتا اور اُس کے بعد محفوظ مقام پر منتقل کیا جاتا رہا۔

خاکسار نے جب محترم امیر صاحب ضلع چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب کے ساتھ وہاں کا دورہ کیا تو خدام کے جذبہ خدمت کو دیکھ کر دل نے بے ساختہ یہ گواہی دی کہ احمدی نوجوان ہی ہیں جو خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار خدمت میں مصروف تھے۔ وگرنہ پیسے دے کر ہر کام کسی سے نہیں کروایا جاسکتا۔ اب جہاں صحرائے تھر میں احمدیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ وہاں تو دوسرا ربوہ آباد تھا۔ تین اضلاع عمرکوٹ، میرپور خاص اور بدین کی مختلف جماعتوں کے لوگ "رُحَمَاءُ بَینھم" کا نظارہ پیش کر رہے تھے۔ ایک خیمہ سے بیت الذکر کا کام لیا جا رہا تھا اور اسی خیمہ میں نظارت تعلیم کے تحت چلنے والا سکول جو کہ مسرور اکیڈمی کے نام سے ہے بچے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تعلیم القرآن کلاسز بھی جاری تھیں۔

چند ایک ایمان افروز واقعات لکھتا ہوں

(1) 12 ستمبر 2011ء کو محترم امیر صاحب ضلع نے وہاں کا دورہ کیا تو وہاں پینے کے صاف پانی کے حصول کیلئے نلکا (ہینڈ پمپ) لگانے کا ارشاد فرمایا۔ اگلے دن محترم امیر صاحب ضلع نے کنری سے چار نلکوں کا سامان وہاں بھجوایا تو احمدی نوجوانوں نے نلکا لگانے کا کام شروع کیا۔ تو چاروں جگہوں سے ہی اللہ تعالیٰ نے تھر میں میٹھا پانی نکال دیا۔ اب تمام لوگ کیا احمدی، کیا غیر از جماعت اور ہندو سب وہاں سے ٹھنڈا شیریں پانی پیتے ہیں۔

اس کے علاوہ ان دنوں میں یہاں گندے پانی اور مختلف قسم کے جانور مرنے سے بہت سی بیماریاں پھیل گئی تھیں۔ لوگوں کو علاج معالجے کی کوئی سہولت میسر نہیں تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکز (ربوہ) سے انصار اللہ مرکزیہ، خدام الاحمدیہ اور اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کراچی نے بھی ہمارے ضلع میں ڈاکٹروں کی ٹیمیں بھجوائیں۔ جو صرف انسانی بنیادوں پر تمام انسانوں بلکہ جانوروں کا بھی فری علاج کر رہے ہیں۔

ہزاروں کی تعداد میں انسانوں اور ہزاروں ہی کی تعداد میں جانوروں کو بھی فری دوائی دی گئی۔

(2) ایک میڈیکل کیمپ کے دوران ایک آدمی آیا اس کو بچھو نے کاٹ لیا تھا اور وہ آدمی درد سے کراہ رہا تھا محترم ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب بابر نے اس کو چند منٹ کے وقفے سے ہومیو دوائی کی چند خوراکیں کھلائیں تو وہ بالکل ٹھیک ہوگیا اور درد وغیرہ سب جاتا رہا۔

اسی طرح ایک میڈیکل کیمپ یہاں کے ایک غیر احمدی معروف زمیندار حاجی ارشاد احمد باجوہ صاحب

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ حلقہ سلام فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ عاصمہ کلیم صاحبہ کینیڈا کے بچوں کے سالانہ امتحان ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نواسیوں کو امتحان میں کامیاب کرے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم ظہور احمد جاوید صاحب کارکن وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تقریب رخصتی ہمراہ مکرم فہیم احمد درانی صاحب ابن مکرم مبارک احمد درانی صاحب آف دارالیمن غربی ربوہ حال جرمنی کے ساتھ مورخہ 2/اپریل 2012ء کو منعقد ہوئی۔ دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ اگلے دن گوندل بینکوئیٹ ہال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم اللہ بخش صادق صاحب سابق صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔ اس نکاح کا اعلان مورخہ 24 جنوری 2011ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں سات ہزار یورو حق مہر پر کیا تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ظفر اقبال ڈوگر صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر، دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم قیصر اقبال ڈوگر صاحب اور بہو مکرمہ صائمہ طارق صاحبہ لندن کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 13 مئی 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جاذبہ اقبال نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم طارق محمود ڈوگر صاحب دارالنصر ربوہ کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد حسین ڈوگر صاحب مرحوم آف عہدی پور ضلع نارووال کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز خلافت احمدیہ سے سچا تعلق قائم رکھنے والی ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالحفیظ محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ انیقہ ساجد صاحبہ سٹاف نرس آپریشن تھیٹر فضل عمر ہسپتال کے بیٹے طارق احمد کا اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے بچہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد صحت وتندرستی سے نوازے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

مکرم عبدالحمید شاہد صاحب کارکن گیسٹ ہاؤس صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی مکرمہ امۃ الوحید نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب صدر لجنہ پشاور شہر جگر کی خرابی اور شوگر کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں آجکل ان کی طبیعت کچھ زیادہ خراب ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم فرماتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مستحق طلباء کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔“

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔“

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

”طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ”امداد طلبہ“ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6 ہزار 485 طلباء و طالبات کو وظائف اور 338 طلباء وطالبات کو کتب مہیا کی گئیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری: 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول: 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی ودیگر پروفیشنل ادارہ جات: ایک سے 3 لاکھ روپے تک سالانہ

سینکڑوں طلبہ جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ”امداد طلبہ“ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

PH:0092 47 6212473
Mob:0092 332 7079462
0092 333 6707153
E-Mail:ntaleem@gmail.com
URL:www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

﴿صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

خورشید ہیئر آئل
بالوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
نور آملہ
سکری وخشکی کو ختم کرتا ہے بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

عطیہ خون خدمت خلق ہے

عجائبات عالم

سڈنی کا اوپیرا ہاؤس

جدت اور حسن کی حامل ایک سحر انگیز عمارت

سڈنی اوپیرا ہاؤس ایک غیر معمولی عمارت ہے جو اپنے منفرد ڈیزائن اور بالکل غیر روایتی طرز تعمیر کے سبب دنیا بھر میں مشہور ہے۔ سڈنی اوپیرا ہاؤس اگرچہ 1973ء میں تعمیر ہونے والی جدید عمارت ہے لیکن اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ آسٹریلیا کی اس طرح پہچان ہے جس طرح مصر کی پہچان اس کے اہرام اور روم کی پہچان وہاں کا قدیم کلوزیم ہے۔

اوپیرا ہاؤس کا تعلق شعبہ آرٹ یعنی ’’پرفارمنگ‘‘ آرٹ سے ہے اور اس کی تعمیر بھی نہایت آرٹسٹک اور منفرد انداز میں کی گئی ہے۔ یہاں کرسمس اور گڈ فرائیڈے کے علاوہ پورا سال۔ ہفتے میں سات دن اور دن میں 24 گھنٹے پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔

اوپیرا ہاؤس آسٹریلیا کے شہر سڈنی کی بندرگاہ پر بینلا نگ پوائنٹ پر واقع ہے۔ اس کا ڈیزائن اور شکل ایسی ہے کہ یہ سمندر میں چلتے ہوئے سیپیوں کی طرح نظر آنے والی عمارت ہے اس کی چھتوں کے نیچے دراصل بہت سے بڑے بڑے ہال اور دیگر کمرے ہیں جہاں میوزک، آرٹ، ڈرامہ وغیرہ کے پروگرام ہوتے ہیں۔ اس کا منفرد ڈیزائن ڈنمارک کے مشہور ماہر تعمیرات جارن اٹزان نے بنایا تھا۔

1950ء کی دہائی میں نیوساؤتھ ویلز حکومت نے اوپیرا ہاؤس کی تعمیر کیلئے ایک اپیل فنڈ قائم کیا۔ کام کا آغاز ہوا تو اس پر اندازے سے زیادہ اخراجات اٹھنے لگے اور کئی ایسے مواقع آئے کہ نیوساؤتھ ویلز کی مقامی حکومت نے کام روک دینے کا مطالبہ کیا۔ 1966ء میں لاگت اور داخلی ڈیزائن پر اختلاف کے باعث حکومت نے کئی ادائیگیاں روک لیں۔ اس پر بحران بڑھ گیا اور جارن اٹزان نے اس منصوبے سے استعفیٰ دے دیا۔ اٹزان کے استعفیٰ سے سڈنی کے فن تعمیر اور آرکیٹکچر کے پیشے سے وابستہ افراد میں بے چینی پھیل گئی۔ ریلیاں اور ہنگامے شروع ہو گئے۔ اسی دوران 19 اپریل 1966ء کو نئی تعمیراتی ٹیم نامزد کر دی گئی۔ اس وقت تک اٹزان عمارت کا بنیادی ڈھانچہ اور فریم بنانے اور کچھ داخلی ڈیزائن تیار کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس کے بنیادی ڈیزائن کے مطابق نئی ٹیم نے مسٹر پیٹر ہال (Peter Hall) کی سربراہی میں 1973ء میں اس کی تعمیر مکمل کی اور بالآخر 20 اکتوبر 1973ء کو ملکہ الزبتھ دوم نے اس خوبصورت اوپیرا ہاؤس کا افتتاح کیا۔

تین اطراف میں پانی سے گھری اوپیرا ہاؤس دنیا کی خوبصورت ترین بندرگاہوں میں سے ایک بندرگاہ پر قائم سحر انگیز عمارت ہے۔ اس کی چھتیں بیضوی شکل میں اس طرح بنائی گئی ہیں کہ وہ ایک سطح مرتفع پر بلندی سے نیچے کی طرف جھولتی نظر آتی ہیں۔ یہ اوپیرا ہاؤس دراصل تھیٹروں اور ہالوں کا ایک بڑا مجموعہ ہے اور یہ دنیا میں پرفارمنگ آرٹ کا سب سے معروف مرکز بن چکا ہے جہاں سال میں اوسطاً تین ہزار پروگرامز ہوتے ہیں۔ اوپیرا ہاؤس کی تعمیر سولہ سال میں مکمل ہوئی۔

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ اصغری خانم صاحبہ بیوہ مکرم نصیر احمد صاحب سونگی گوجرانوالہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ بیٹھنا، چلنا اور پھرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ آجکل حالت زیادہ باعث فکر ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرما کر صحت و سلامتی کے ساتھ باعمر فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم عشرت محمود صاحب دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم طارق محمود صاحب ولد مکرم محمد شفیع صاحب مقیم کینیڈا ایک روڈ حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی میت مورخہ 17 جون 2012ء کو پاکستان پہنچ رہی ہے اور اسی روز بعد نماز مغرب بیت مبارک میں نماز جنازہ ہوگی جنازہ دارالضیافت میں رکھا جائے گا۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

7 سال کی عمر کے بچے کتاب کے مقابلے میں موبائل فون رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں

نیویارک میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق 7 سال کی عمر کے بچے کتاب کے مقابلے میں موبائل فون رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دی ٹیلی گراف میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق اب 10 میں سے 9 طلباء کے پاس موبائل فون ہیں جبکہ ان میں سے بہت کم کے پاس گھروں پر کتابیں ہیں جو کہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔

اے ٹی ایم مشینوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے سے کروڑوں کی بچت

پاکستان بھر میں تمام اے ٹی ایم مشینوں کو شمسی توانائی پر منتقل کر دیا جائے تو اس سے سالانہ کروڑوں روپے کی بجلی کی بچت کی جا سکتی ہے۔ جبکہ شمسی توانائی کے ذریعے اے ٹی ایم مشینوں کو چلانے کے باعث ان کو ائیر کنڈیشنرز کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔ پاکستان انجینئرنگ کونسل کے ذرائع نے بتایا کہ پرانی مشینوں کی جگہ بائیومیٹرک نظام پر مشتمل مشینوں کی تنصیب بھی سودمند ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام موبائل فون کمپنیوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے موبائل فون ٹاور متبادل توانائی کے نظام پر منتقل کر لیں تا کہ بجلی کے بحران پر قابو پانے میں مدد مل سکے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 16 جون	
طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:17

بقیہ از صفحہ 1 جلسہ سالانہ امریکہ

تلاوت، نظم اور تقاریر 1:00am تا 3:20am

30 جون کو 7:00 بجے شام تا 3:30 بجے صبح بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

تیسرا دن یکم جولائی

تلاوت، نظم اور تقاریر 7:00pm تا 8:20pm

حضور انور کا اختتامی خطاب

8:50 pm تا 11:00pm

مورخہ یکم جولائی کو 7:00 بجے شام تا 11:00 بجے رات بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے)

گل احمد، الکرم اور کلاسک، کولیکشن اور تمام برانڈز کی ڈیزائن لان ریٹ کی گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہے
نیز چائنہ لان پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

ضرورت ملازمین
شعبہ دواسازی سٹور کیلئے چند میٹرک / ایف اے پاس ملازمین کی ضرورت ہے۔ فوری رابطہ کریں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211538

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
پرانی بیماری مشورہ فیس =/200 روپے
زیر نگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیو فزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز
FINE & THE BEST FB
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688 0300-7705078

شیخ لائٹ ہاؤس
ایمرجنسی لائٹ۔ ایمرجنسی فین۔ ٹیلیفون سیٹ۔ یونیورسل سٹیبلائزر۔ UPS۔ چائنہ فٹنگ جیکو سوئچ ساکٹ۔ سیلنگ فین۔ ظفر کیبل۔ جی ایم کیبل۔ پاکستان کیبل وغیرہ دستیاب ہیں۔
Special Discount For All
رابطہ: شیخ عمران جاوید 0333-9872612 047-6211199
کالج روڈ بالمقابل گلشن احمد نرسری ربوہ

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317